

یہ تو عشق کا مقصد رخصت اے تمکینِ آزارِ فراقِ ہمراں
 مدعا ہی یہ تھا کہ اپنے ہو سکا جب تک غم و اماندگی کرتے رہے
 آپ کو فراموش کر دیتے
 اسی خود فراموشی میں مست و مغموم رہے۔ حسینوں نے سمجھ لیا کہ ہم دیوانے ہیں، لہذا
 ہم سے دور بھاگتے رہے۔

۲۔ لغات : کثرتِ آرائی : "کثرت"، "وحدت" کی ضد ہے،
 جسے صوفیہ توحید کے منافی جانتے ہیں۔ کثرتِ آرائی سے مراد ہے ایک وجود حقیقی
 کے سوا بہت سے وجود تسلیم کر لینا۔

ماسوا : ہر وہ شے، جو وجودِ باری تعالیٰ کے سوا ہو۔

شرح : ماسوا کے خیال میں مبتلا ہو کر وجودوں کی جو کثرت پیدا ہوئی
 وہ دراصل ایک وہم تھی۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ حقیقت ناشناس لوگ موت پر
 زندگی کا گمان کرتے رہے۔

مطلب یہ کہ ماسوا کے چکروں میں پڑ کر خدا کے سوا بہت سے وجود تسلیم کر
 لینا ایسا ہی ہے، جیسے مردوں کو زندہ سمجھ لیا جائے یا موت کو زندگی قرار دے
 لیا جائے۔

۳۔ لغات : مٹاک : گڑھا۔

شرح : دل میں عشق کے جو داغ تھے، وہ اصل میں میرے
 اندھیرے گھر کے چراغ تھے اور قبر کے گڑھے تک ان سے میرا سینہ روشن رہا۔
 ۴۔ لغات : رہین : گرو۔

شرح : باغِ ہستی کی بہار میں رات دن جو تغیرات ہوتے رہتے
 ہیں اور یہ بہار ہمیں جو نیرنگیاں دکھاتی رہتی ہے، ان کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔
 حالت یہ ہے کہ ہم جن چیزوں کو عموماً خوشی اور مسرت کا سامان سمجھتے رہے، انہیں
 بھی اکثر رنج و غم کے پاس گرو رکھنا پڑا۔ یعنی یہاں کی خوشیاں عموماً رنج و غم ہی کا